# 39288 ـ جلی ہوئی میت کو غسل دینا

**سوال**

کیا جلی ہوئی میت کو غسل دیا جائےگا یا نہیں، اور اسکے غسل کی کیفیت کیا ہوگی؟ یہ علم میں رکھیں کہ بعض اوقات میت بالکل جل جاتی ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جل کر مرنے والے کی میت کو اگر غسل دینا ممکن ہو، اور اگر غسل دینےاس کے بکھرنے یا ٹوٹنے کا خدشہ ہو، تو اس پر پانی بہایا جائے گا، اور اگر پانی بہانے سے بھی اس کے ٹوٹنے کا خدشہ ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے تیمم کروایا جائے.

ابن قدامۃ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

( اور چیچك زدہ شخص، یا جل کر اور ڈوب کر مرنے والے شخص کو اگر غسل دینا ممکن ہو تو اسے غسل دیا جائے گا، اور اگراسے غسل دینے سے اس کے ٹوٹنے کا خدشہ ہو تو اسے بغیر چھوئے اس پر پانی بہایا جائےگا، اور اگر خدشہ ہو کہ پانی سے بھی ٹوٹ جائے گی تو اسے غسل نہیں دیا جائےگا بلکہ اگر ممکن ہو تو اسے تیمم کروایا جائےگا، مثلا اس زندہ شخص کی طرح جسے پانی اذیت دیتا ہو، اور اگر میت کو پانی نہ ہونے کی بنا پر غسل دینا مشکل ہوتواسے تیمم کروایا جائےگا، اور اگر اس کےکچھ حصے کو غسل دینا مشکل ہو تو جس قدر غسل دینا ممکن ہو غسل دیا جائےگا، اور باقی کو تیمم کروایا جائےگا، زندہ شخص کی طرح ) انتھی

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ ( 2 / 209 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

حادثہ میں ہلاك ہونے والے شخص کو غسل کس طرح دیا جائےگا جس کی حالت اورجسم خراب ہو چکا ہو، اور ہوسکتا ہے اس کے بعض اعضاء کٹ چکے ہوں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جتنا بھی ممکن ہو اسے غسل دینا واجب ہے، جس طرح کسی دوسرے کو غسل دیا جاتا ہے، اور اگر ممکن نہ ہو تو اسے تیمم کروایا جائے، کیونکہ عاجز ہونے کی صورت میں تیمم پانی کے ساتھ غسل دینے کا قائم مقام ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ ( 13 / 123 ).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں حادثہ میں جسم کٹ جانے والی میت کے متعلق بیان کیا گیا ہےکہ:

( جب اسے غسل دینا ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کے عموم کی بنا پر اسے تیمم کروایا جائےگا:

فرمان باری تعالی ہے:

تم حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیارکرو.

کیونکہ اللہ تعالی نے پانی نہ ہونے یا پھر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے یا پھر اس کے استعمال سے ضرر اور نقصان کی صورت میں حدث اکبر اور اصغر دونوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے تیمم مشروع کیا ہے ).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 8 / 371 ).

واللہ اعلم .